اسلام اور مسلم خواتین کے بارے میں مغرب میں کچھ غلط فہمیاں

از فخر صدیقی

(سافٹ کاپی میں ترمیم کیا گیا از راشد صدیقی)

میرے بیٹے، بیٹیوں

اور ان کے بچوں کے نام،

جن کی اکثریت شمالی امریکہ میں

رہتی ہے۔

اعتراف

میں اللہ سبحان و تعالٰی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس نے اتنے سالوں کی کوششوں کے بعد اس کتاب کو شائع کرنا ممکن بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں شاہد اقبال کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں زبردست مدد کی۔

محمودہ صدیقی

مارچ ۲۰۱۰،

کراچی، پاکستان

پیش لفظ

دنیا گزشتہ دہائیوں کے دوران نقل و حمل اور مواصلات میں تکنیکی ترقی کے نتیجے میں ایک چھوٹا سا گاؤں بن گئی ہے۔ سالوں سے سپر سونک کانکورڈ ہوائی جہاز تقریباً پانچ گھنٹے میں نیو لندن یا پیرس سے بحر اوقیانوس کو عبور کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ بعد میں، اس کی خدمات کو ڈی سی اور ایشیا، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے کچھ دوسرے اہم ہوائی اڈوں تک بڑھا دیا گیا ہے۔ حال ہی میں، کمپیوٹر سروسز نے پوری دنیا کو جوڑ دیا ہے اور اب "انٹرنیٹ" سے کرہ ارض مزید سکڑ رہا ہے۔

پچھلی دہائیوں سے پہلے، اور اس دوران مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمان مختلف وجوہات کی بنا پر، بنیادی طور پر اقتصادی یا سیاسی مقاصد کے لئے مغربی یورپ اور شمالی امریکہ میں مستقل طور پر آباد ہونے کے لیے آ رہے ہیں۔ اس دوران مغربی باشندوں کی ایک بڑی تعداد کاروبار یا سیاحت کے لیے مسلم ممالک میں جا رہی ہے۔ مسلم ممالک میں تیل کے وسائل اور عالمی سیاست میں ابھرتے ہوئے مسائل کبھی کبھار اسلام یا مسلمانوں کو عالمی پریس کے صفحہ اول پر لے آتے ہیں۔

اس طرح کی پیش رفت نے مغربیوں اور مسلمانوں کے لیے براہ راست رابطے کے ذریعے ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کا ایک انمول موقع پیدا کیا ہے۔ مغربی باشندوں نے اب مسلمانوں کو اسکولوں، کاروباری مقامات، اور بہت سے محلوں میں بند کر دیا ہے جہاں وہ آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ محض انسانی ساتھی ہیں، جن کے خاندان اور بچے ہیں اور دوسرے انسانوں کے ساتھ مشترکہ تشویش رکھتے ہیں۔ مغرب کے ساتھ ساتھ اپنے آبائی ممالک میں بھی مسلمان مغربی تہذیب سے مستفید ہو رہے ہیں جو کہ عالمی تہزیب بن چکی ہے، اور اس کی توسیع و ترقی میں بھی اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں کا ایک خدا مانتے ہیں۔ عربی قرآنی لفظ "اللہ" سے مراد ایک ہی خدا ہے، نہ کہ مسلمانوں کے لیے کسی خاص کی طرف اشارہ ہے۔ عیسائی اور عربی خدا کے لیے ایک ہی عربی لفظ "اللہ" استعمال کرتے ہیں، اور ان کے ناموں میں آپ کو "عبد اللہ" دیکھنے کو ملتا ہے جس کا مطلب ہے "خدا کا بندہ"۔ مسلمان خدا کے ان تمام پیغامات پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے اپنے پیغمبر محمد سے پہلے ملے تھے، بشمول فطری طور پر، یہودیت اور عیسائیت، وہ یکساں طور پر ایک خدا پر اپنے ایمان کو ابراہیمی عقیدے کا تسلسل سمجھتے ہیں، جیسا کہ قرآن بار بار زور دیتا ہے (مثلاً ۲:۱۳۵، ۳:۹۵، ۴:۱۲۵، ۱۶:۱۲۳)۔ ابراہیم کا ذکر قرآن میں دو سو سے زائد آیات میں مختلف مقامات کے ذریعے کیا گیا ہے، اور مسلمان ہر روز پانچ بار اپنی دعاؤں میں محمد اور ابراہیم پر خدا کی رحمتیں نازل کرنے کی دعا کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ تمام لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ایک خدا پر، آنے والی ابدی زندگی پر اور نیک اعمال کرتے ہیں، ان کا اجر خدا کے پاس ہے، چاہے وہ مسلمان ہوں، یہودی ہوں یا عیسائی ہوں (مثلاً ۲:۶۲ اور ۵:۶۹)۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو صریح توحید کے علاوہ دیگر عقائد رکھتے ہوں جیسے مجوسی (زرتشتی)، وہ لوگ جو خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں، ان کا فیصلہ صرف خدا کے پاس ہے جو ان کے ارادوں اور ان کے تمام حالات کو جانتا ہے، کوئی انسان اسکی حدود سے بالاتر نہیں (۲۲:۱۷)۔ اس حقیقت پر کہ خدا ہی انسانی ایمان کا واحد منصف ہے قرآن کے ذریعے تقریباً بیس آیات میں اس پر زور دیا گیا ہے (مثلاً ۵:۵۵، ۳:۹۳، ۱۰:۷۸، ۲۷:۱۷، ۴۵:۱۷)۔

قرآن مسلمانوں کو مختلف لوگوں اور انسانی تقسیم کے بارے میں اچھی طرح سے جاننے کی تاکید کرتا ہے اور انہیں اپنے بارے میں اچھی طرح جاننا چاہیے کیونکہ سب انسان ہیں (مثلاً ۴۹:۱۳) جن سے رابطہ اور تعاون کرنا چاہیے، اور تمام لوگوں کے فائدے کے لیے ایک دوسرے کی تکمیل کرنا چاہیے۔
حضرت محمد ﷺ کی ایک روایت ہمیں سکھاتی ہے کہ حکمت مومن کے لیے مستقل جستجو کا ہدف ہے، جہاں کہیں بھی اسے ملے، وہ اس کا سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا ہے۔ جن لوگوں کو اپنے عقیدے سے اس طرح سکھایا جاتا ہے، وہ کسی تہذیب یا علم و ترقی کے لیے کسی تعمیری کوشش کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ تاریخی طور پر، مسلمانوں نے مختلف تہذیبوں کے ورثے کو محفوظ کیا اور اس سے فائدہ اٹھایا جو انہیں درمیانی دور میں دستیاب تھیں: یونانی، فارسی،

ہندوستانی وغیرہ، اور وہ انسانی تہذیب میں اپنا حصہ ڈال سکتے تھے۔ مسلم اسپین اسلام، یہودیت اور عیسائیت کے درمیان نتیجہ خیز تعامل کے لیے ایک ،یہودی میمونائیڈز (۱۱۳۵-۱۲۰۴) اور بعد میں شراکتوں سے (۱۱۹۸ - ۱۱۲۶ Aver-roes) میٹنگ پوائنٹ بن گیا، جو واضح طور پر مسلم ابن رشد ظاہر ہوتا ہے۔ کرسچن تھامس ایکیناس (۱۲۲۵-۱۲۷۴)۔

خاص طور پر مسلم خواتین کی حیثیت کو لے کر مغرب میں ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مسلم معاشروں میں مسلم خواتین کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہو، لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ ناموافق سماجی حالات کا نتیجہ ہے جس کی اسلام میں کوئی حمایت نہیں ملتی۔ قرآن سکھاتا ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات باہمی مشاورت اور رضامندی پر مبنی ہونے چاہئیں (مثال ۲:۲۲۳)۔ معاشرے میں، مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کے لیے اور پورے معاشرے کے لیے یکساں ذمہ داری رکھتے ہیں، اور دونوں کو سماجی اصلاح اور ترقی کے لیے کام کرنا ہے (مثلاً ۹:۷۱)۔ خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے، یہ انکی ذمہ داری ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا سکیں۔

قرون وسطیٰ میں مسلم تہذیب، مذہبی علوم اور تصوف (تصوف) کے ساتھ ساتھ شاعری، طب، فنکارانہ دستکاری اور یہاں تک کہ بعض معاملات میں سیاست میں بھی نمایاں خواتین کے نام جانتی تھی۔

مغرب میں مسلمانوں کو مغرب اور اہل مغرب کے بارے میں براہ راست رابطے اور معلومات حاصل کرنے کا مساوی موقع دیا گیا ہے۔ سماجی منفیات وہاں موجود ہیں، جو میڈیا اور فلموں کی توجہ کا مرکز رہے ہیں، اور خود مغربیوں نے ان پر بحث کی ہے۔ اس کے باوجود، یہ منفیات نہ تو روزمرہ کی معمول کی کی اپنی اقدار اور مناسب رویہ ہے اور وہ اپنے زندگی کے بہاؤ پر غلبہ پاتے ہیں اور نہ ہی مغربی پیداوار اور ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ مغربی باشندوں انکی اکثریت خاندان اور بچوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ایمانداری سے اپنی روزی کمانے کے لیے سخت محنت کرتی ہے، اور وہ اپنے فرصت کے وقت کو معقول طریقے سے گزارتے ہیں۔ موجودہ منفی پہلوؤں کے باوجود مغربی تہذیب بہترین حساب سے ترقی کر رہی ہے، اور اس کی ایک قیمتی اور نمایاں خوبی، فکر اور اظہار رائے کی آزادی ہے، جو صحت مند خود تنقید اور خود اصلاحیت کو محفوظ بناتی ہے، اور مختلف شعبوں میں نئے خیالات کو سامنے لانے اور ان پر تبادلہ خیال، ترقی اور انجام دینے کی اجازت دیتی ہے۔

اپنی مختصر اور دلچسپ کتاب جس میں "مغرب میں اسلام اور مسلم خواتین کے بارے میں کچھ غلط تصورات" پر بحث کی گئی ہے، مصنف فخر صدیقی کا مقصد ریکارڈ کو درست کرنا ہے۔ وہ مسلمانوں کے نقطہ نظر کو واضح اور خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔ انجینئرنگ کی سیدھ اور درستگی کے ساتھ وہ اپنی سوچ کو پیش کرتے ہیں اور اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں، جب کہ ایک مسلمان مومن کا اخلاص اس کی دلیل میں چھوٹ نہیں سکتا۔ وہ متعلقہ اور معلوماتی چیزوں کا متمنی ہے، مذہبی اور فقہی تفصیلات سے اجتناب کرتا ہے جو پڑھنے والوں کے لیے ضروری نہ ہوں، اور اس کی وجہ سے بنیادی اور ضروری چیزوں سے توجہ ہٹادی جائے۔ اتنی صاف اور سیدھی سوچ کے ساتھ اور اتنی اچھی طرح سے توجہ مرکوز کرنے والی خوبصورت تحریر، مصنف کتاب کے ذریعے پڑھنے والوں کی دلچسپی اور لطف کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ میں کتاب کی کامیابی کی خواہش کرتا ہوں اور مصنف کی درج ذیل شراکتوں کو دیکھنے کی امید کرتا ہوں۔

ڈاکٹر فتحی عثمان

CA مونٹروز،

مئی ۱۹۹۶

دیباچہ

سماجی اور مذہبی پہلوؤں پر اس مختصر مضمون کو پیش کرتے ہوئے میں قارئین پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں اسلامی افکار یا فلسفے کے کسی علمی مسئلے پر بحث نہیں کر رہا۔ کیونکہ میں اس موضوع پر خود کو عالم نہیں سمجھتا۔ اس عاجزانہ کوشش میں، میں مغربی دنیا کے عام دانشور سے مخاطب ہوں۔ جنہوں نے مسلم خواتین اور معاشرے کے حوالے سے کچھ غلط معلومات کے زیر اثر کچھ غلط تصورات کی بنیاد رکھی ہے۔ میں نے اپنے غیر مسلم قارئین کے لیے مختصراً نکات بیان کرتے ہوئے خاص طور پر اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ان مسلم نوجوانوں کو بھی پیش نظر رکھا ہے، جو اپنی روزمرہ زندگی میں ان غلط فہمیوں کے نتیجے میں سوالات کا سامنا کرتے ہیں۔

مجھے مغربی معاشرے کے مختلف طبقوں سے ملنے اور ان سے بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے اور میں نے اس مضمون میں جن نکات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے وہ میرے ذاتی مشاہدات کا نتیجہ ہیں۔ یہ ۱۹۶۷-۱۹۶۸ میں میرے ایک تربیتی پروگرام کے دوران یورپ کے بیشتر بڑے شہروں کے دورے کے دوران جمع ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ واپڈا (پاکستان واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی) میں بطور سینئر انجینئر اپنی پینتیس سالہ سروس کے دوران میرا رابطہ کثیر القومی شخصیات سے ہوا، جو مشرق وسطیٰ اور دیگر ممالک میں بجلی کی پیداوار اور صنعتی منصوبوں سے وابستہ تھے۔

شمالی امریکہ آنے کے بعد، جہاں میرے تمام بچے اور قریبی رشتہ دار آباد ہو چکے ہیں، میں نے بعض سماجی مسائل کے بارے میں وضاحت کی ضرورت محسوس کی جن کا مغربی معاشرے میں مسلم نوجوانوں کو سامنا ہے۔ وہ اکثر اسلام اور مسلم خواتین سے متعلق سوالات سے شرمندہ ہوتے ہیں جن کا جواب دینے کے لیے وہ تیار نہیں ہوتے۔

یہ مضمون ہمارے ان معزز علماء اور ماہرینِ الٰہیات کو متوجہ کرنے کے لئے نہیں ہے جو اسلامی لٹریچر تیار کرنے اور دیگر مذہبی امداد فراہم کرنے کے لیے پورے شمالی امریکہ میں اسلامی مراکز قائم کرنے میں مصروف ہیں۔

فخر صدیقی شکاگو، امریکہ

رمضان، ۱۴۱۶ ہجری جنوری، ۱۹۹۶ اے سی

مصنف کی مسلمان قارئین سے درخواست

براہ کرم جہاں نبی یا آپؐ کا نام لیا گیا ہو وہاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کہیں۔

جہاں کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور بیٹیوں یا دیگر خاتون صحابہ کے نام ہوں وہاں "رضی اللہ عنہ" کہیں۔

جہاں کہیں خلفائے راشدین یا صحابہ کرام کے نام پڑھے جائیں "رضی اللہ عنہا" کہیں۔

تعارف

مسلم خواتین اور اسلامی شادی کے بارے میں مغرب میں کچھ خرافات ہیں جو بگاڑ اور غلط فہمیوں کے جنگل میں ہیں۔ مسلم دنیا نے مغرب کو عربین نائٹس اور ٹرکش ڈیلائٹ کے ایک ڈزنی لینڈ کے طور پر پیش کیا ہے جہاں تاریک آنکھوں والے شیک صحرا میں عرب اسٹالینز کو غیر ملکی حرموں تک لے جاتے ہیں۔ ان ترقی یافتہ سائنسی دنوں میں بھی کچھ انتہائی ذہین مغربی لوگ ہیں جو سنجیدگی سے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان خواتین کو ان کے انسانی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے اور مسلمان مرد انہیں نادان اور کمتر سمجھتے ہیں۔ یورپ اور شمالی امریکہ میں ایسے لوگوں کی ایک چونکا دینے والی تعداد ہے جو واقعی یہ مانتے ہیں کہ اکثر مسلمان مردوں کی چار بیویاں گھریلو غلامی میں چھپی رہتی ہیں، محنت کی زندگی اور اپنے مالک کی جسمانی خواہشات کی تسکین تک محدود رہتی ہیں۔

تاریخی مستثنیات سے اس طرح کی عصری عمومیات کو ٹیلی ویژن کی خیالی دنیا فراہم کرنے میں مدد مل سکتی ہے جس میں ہم حقیقت کا سامنا کرنے سے بچ سکتے ہیں اور اپنے تعصبات کی تصدیق کر سکتے ہیں، لیکن یہ شمالی امریکہ کے کثیر معاشرے میں رواداری، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کے فروغ کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔ خرافات کا پرچار صرف مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا کام کرتا ہے۔

عام طور پر اسلام اور بالخصوص مسلم خواتین کے بارے میں افسانہ اور تصورات کے اندھا دھند میڈیا پروجیکشن سے حاصل ہونے والی تین سب سے نمایاں غلط فہمیاں، درج ذیل غلط فہمیوں اور تحریفات کے گرد گھومتی ہیں۔ عرب اسلام ہے! اسلام عرب ہے!

"یہ روایت آج کی تیل کی دولت سے مالا مال مملکت سعودی عرب میں زندہ ہے، ایک مرد کے زیر تسلط ثقافت جس میں مرد کی ذاتی اور خاندانی عزت اس کی زیر نگراں خواتین کے طرز عمل پر منحصر ہے"۔

تعدد ازدواج اسلامی شادی کی عام شکل ہے!" تمام مسلمانوں کی چار بیویاں ہیں۔"

"مسلم خواتین کے کوئی حقوق نہیں!" عورتیں مردوں کی خادمہ ہیں۔

اسلام کیا عرب ہے؟

اس عام غلط فہمی سے ہی مسلمانوں کے بارے میں زیادہ تر دیگر خرافات ماخوذ ہیں۔ اسلام ایک جامع روحانی رہنمائی اور مکمل طرز زندگی اور معاشرتی نظام ہے یہ خدا کی طرف سے تمام بنی نوع انسان کے لیے نازل کردہ الٰہی راستہ ہے۔ اس منفرد عقیدے کے ماننے والے پوری مہذب دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور پانچ براعظموں کے ہر نسلی گروہ اور زبان کی نمائندگی کرتے ہیں۔

آرٹیکل "عربیہ کی خواتین از ماریان الریزا۔ ۲۳ صفحہ۔ / نیشنل جیوگرافک اکتوبر ۱۹۸۷۔ ا

اسلام اپنے آخری مرحلے میں خدا کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، تیئس سال کے عرصے میں عربی زبان میں وحی نازل ہوئی، اس وقت سے اسلام جاری رہا۔ حیرت انگیز رفتار، ناقابل یقین کامیابی، اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر دور رس اثرات کے ساتھ پھیلنا، جس سے مسلم اور غیر مسلم دونوں معاشروں میں سائنس، فن اور سماجی ترقی کی ترقی پر انمٹ نقوش چھوڑے جائیں۔

عالمی مذاہب" کے مصنف جیفری پیریندر صفحہ ۴۶۲ (باب ۲۱) پر لکھتے ہیں۔"

"عرب سے باہر نکلتے ہوئے، اس نے آس پاس کے علاقوں پر تیزی سے سیاسی اثر ورسوخ بڑھایا، اس کے بعد کے سالوں میں اپنی گرفت مضبوط کی، اور اپنے وجود کی تیسری صدی میں، ایک انتہائی شاندار اور تخلیقی ثقافت کو فروغ دیا۔ اس کی آمد نے تاریخ کا دھارا بدل دیا اور ایک شاندار تہذیب کی تخلیق سے انسانی ورثے کو تقویت بخشی۔"

اسلام کا مرکزی نقطہ جس کی طرف ہر مسلمان نماز کے وقت رجوع کرتا ہے، مکہ مکرمہ (جزیرہ عرب) میں خانہ کعبہ ہے جسے تقریباً ۴۰۰۰ سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے تعمیر کیا تھا۔ ایک ناقابل تسخیر عبادت گاہ کے طور پر جہاں لاکھوں مسلمان سالانہ 'حج' کرتے ہیں۔

دنیا بھر میں منتشر تقریباً ایک ارب مسلمانوں میں سے، تمام عرب بولنے والے ممالک کی مجموعی آبادی صرف ۱۳۰ ملین (۱۵٪) ہے۔ سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، عمان اور متحدہ عرب امارات، جن کے بارے میں بہت سی داستانیں ہیں، ان کی تعداد ۱۳ ملین سے بھی کم ہے! پورا شمالی افریقہ (۱۴۷ ملین) اور مصر (۳۳ ملین)، جس سے یورپی باشندے سب سے زیادہ واقف نظر آتے ہیں، کل تقریباً ۱۸۰ ملین مسلمان ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ انڈونیشیا (۲۲۵ ملین) اور ملائیشیا (۲۶ ملین) کی کل مسلم آبادی پوری عرب بولنے والی دنیا سے زیادہ ہے۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں مزید ۴۰۲ ملین اور ترکی (۸۳ ملین) اور ایران (۷۳ ملین) میں ۷۰ ملین مسلمان ہیں۔ چین کی کل مسلم آبادی اتفاق سے سعودی عرب کی کل آبادی سے زیادہ ہے۔ سابقہ سوویت یونین میں مسلمانوں کی آبادی ۸۱ ملین ہے اور وسطی اور جنوبی افریقہ کے غیر عربی بولنے والے ممالک میں ۷۸ ملین سے زیادہ ہے۔[۲]

اس طرح کشش ثقل کے اسلامی مراکز پاکستان کی سرحدوں کے مشرق اور جنوب میں واقع ہے، اس عام عقیدہ کے باوجود کہ عرب ممالک اسلام کا مرکز ہیں۔"[۳]

اسلام کے عالمی پھیلاؤ کے مندرجہ بالا مختصر خاکے سے اسلام کا ثقافتی، نسلی اور لسانی تنوع واضح طور پر عیاں ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مسلم کمیونٹی اصولوں اور اقدار کے اشتراک اور فعال طور پر افسردہ ڈھانچے کے ساتھ غیر ضروری طور پر مربوط ہے، لیکن ہم اس کے اندر لباس، خوراک اور مزاج سے متعلق رسم ورواج، روایات اور لوک داستانوں میں بہت سی تبدیلیاں پاتے ہیں۔ رویے، فنون، پیشے، وغیرہ، ظاہر ہے کہ مختلف ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔ بہر حال، حیا، جنس، خاندان، شادی اور اخلاقیات کے آزادانہ اختلاط کے سلسلے میں قوموں کا یہ کثیر الجہتی گروہ قرآن کی تعلیمات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کی پیروی کرتا ہے اور اپنی پوری کوشش کرتا ہے کہ ثقافتی تنوع کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے خلاف ورزی کے بغیر اسلامی احکامات اور ممنوعات کی تعمیل کرے۔

اٹلی کے بورجیا خاندان کے کچھ لوگوں کی شیطانی سرگرمیوں، ہنری ول کے ازدواجی ریکارڈ اور اٹھارویں صدی میں امریکہ کے ساتھ افریقی غلاموں کی تجارت میں یورپی شمولیت کے لحاظ سے عصری عیسائیت کو مسلم دنیا کے سامنے پیش کرنا مضحکہ خیز اور غیر منصفانہ ہو گا۔ مغربی ذرائع ابلاغ اور ادب میں اسلام کی یکساں طور پر مضحکہ خیز پیش گوئی کو قبول کرنا معاشی، سماجی اور ثقافتی تبادلے کے کامیاب قیام کے منافی ہے جس کی دنیا میں موجودہ حالات کو ضرورت ہے۔

کثرت ازواج

تعدد ازدواج، اسلام میں شادی کی ایک مسلط کردہ اور آفاقی شکل نہیں ہے۔ یہ سماجی حالات کی پریشان کن حقیقت کے لیے ایک خدائی رعایت ہے، جیسے جنگ اور عورتوں کی زائد تعداد، پہلی بیوی کی بے اولادی اور دائمی بیماری جس سے معاشرتی مسائل کی روک تھام اور ان کا حل ممکن اور قابل عمل ہو سکتا ہے جو کہ یہ بدقسمت حالات دوسری صورت میں پیدا کر سکتے ہیں۔ افراد کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جنہوں نے بہت سے معاشروں میں ماورائے ازدواجی جنسی تعلقات کو ایک عام واقعہ بنا دیا ہے۔

تعدد ازدواج خواتین کے لیے سماجی طور پر زیادہ محفوظ ہے، یقینی طور پر بچوں کے لیے زیادہ منصفانہ، قانونی طور پر پابند، اور اخلاقی طور پر شادی، عصمت فروشی، مالکن، اور اسی طرح کے جائز جنسی رویے کے لیے بہتر ہے جو خاندان کے استحکام اور وقار کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ یہ یقینی طور پر بار بار طلاق اور علیحدگی کا باعث بننے والے دباؤ کو کم کرتا ہے اور بچوں کو ایک محفوظ اور مستحکم خاندانی زندگی کا بھی یقین دلاتا ہے۔ تاہم، پورے عصری اسلامی معاشرے میں یک زوجیت کا رواج ہے۔ تعدد ازدواج مستثنیٰ ہے۔

افریقہ، انڈونیشیا، پاکستان، بنگلہ دیش، ایران، عراق وغیرہ میں، مسلمانوں میں تعدد ازدواج شاذ و نادر ہی رائج ہے اور یقینی طور پر اس بات کا بہت کم ثبوت موجود ہے، یہاں تک کہ اس قاعدے کے استثناء کے طور پر کہ یہ یورپ میں آباد مسلم کمیونٹی میں رائج ہے۔ شمالی امریکہ میں تعدد ازدواج اسلام میں اس وقت کام کر سکتا ہے جب اس کا مقصد غالب ہو۔ جب یہ حالات، جیسے طویل جنگ، وغیرہ، موجود نہیں ہیں تعدد ازدواج پروان چڑھنا بند ہو گیا ہے اور یک زوجگی، جیسا کہ اب معمول ہے۔ مسلمان مردوں کی اکثریت ایک بیوی سے کافی مطمئن ہے، اور سعودی عرب میں تقریباً نہ ہونے کے برابر تعداد جو تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہیں، ایسا جنسی خواہش اور حیثیت کی علامت کے لیے کرتے ہیں، جیسا کہ افسانوں اور خرافات پر یقین کیا جائے گا۔

ہارورڈ یونیورسٹی کے شعبہ نزدیکی مشرقی زبانوں کی پروفیسر اینمیری شمل اپنی کتاب "اسلام ایک تعارف" میں کہتی ہیں:[1]۔

ان قوانین کے باوجود، اسلامی دنیا میں تعدد ازدواج اتنی کثرت سے نہیں ہے جتنا کوئی سوچ سکتا ہے

شوہر کو اپنی تمام بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ہوتا ہے اور یہ ایک مشکل ناممکن کام ہے۔ درحقیقت، بعض جدت پسندوں کے مطابق، تمام بیویوں کے ساتھ مکمل انصاف کرنے، مادی سکون فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سب بیویوں کے ساتھ یکساں محبت اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کی اس شرط کا مطلب ایک طرح سے تعدد ازدواج کی ممانعت ہی ہے۔

مسلم خواتین کے حقوق

"مسلم خواتین کو کوئی آزادی نہیں، وہ اپنے شوہروں کی غلام ہیں،" ایک یورپی ماں نے اعلان کیا جب اس نے جلدی سے اپنی شاپنگ کارٹ میں گروسری پیک کی کالج سے بریک کے دوران ایک نوجوان مسلم طالبہ نے پوچھا، کس چیز سے آزادی؟، "اپنی کمائی اور دولت کو اپنے شوہر کے ساتھ بانٹنے کی آزادی۔ بچوں کو فیکٹری میں ایک دن کے بعد گھر جانے اور کھانا پکانے، دھونے اور صاف کرنے کی آزادی، ذمہ داری بانٹنے کی آزادی اور پھر بھی ایک دوستانہ اور محبت کرنے والی بیوی بنیں؟

خاندان اور شادی کے بارے میں امریکی تصور میں گزشتہ چند دہائیوں میں بنیادی تبدیلی آئی ہے۔ اصل میں، جیسا کہ ایڈورڈ ویسٹر مارک کہتے ہیں، "شادی کی جڑیں خاندان میں ہوتی ہیں، نہ کہ شادی میں خاندان۔" خاندان بدلے میں معاشرے کی بنیاد تھا۔ لہٰذا تمام خاندانی تعلقات کے ضابطے کو دو بنیادی ضرورتوں کی ضرورت سمجھا جاتا تھا۔ صحت مند انسانی افزائش اور معاشرے کا تحفظ۔ جدید صنعتی ثقافت نے خاندانی زندگی

کے ماضی کے اصولوں کو بگاڑ دیا ہے اور شادی کے مقاصد کو بہت بدل دیا ہے۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ خواتین کے لیے مادی فوائد کے نئے مواقع کھلے جس سے وہ اپنے شوہروں سے معاشی طور پر خود مختار ہو گئیں۔ اسی کے مطابق خواتین کی آزادی کی تحریک نے اعلان کیا کہ مرد کی محکومیت کو برداشت کرنے کی کوئی اور وجہ نہیں رہی اور خاندان میں روایتی کام اور جنسی کردار کے خلاف سنکی رجحانات کو فروغ دیا۔ 'خواتین کی نئی آزادی نے شادی کے باہر جنسی مواقع میں بہت اضافہ کیا ہے، جس کی حمایت مانع حمل اور اسقاط حمل سے ہوتی ہے۔

خاندان کے اندر جنسوں کی مساوات

اسلامی معاشرے کے اندر ایک مسلم خاندان کی گھریلو تنظیم میں مردوں اور عورتوں کے مقام کی وضاحت قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال میں واضح طور پر کی گئی ہے اور میاں بیوی اور دوسرے بالغ مردوں کے درمیان جھگڑے کا بہت کم امکان ہے۔ توسیع شدہ خاندانی ڈھانچے ذمہ داریاں اور حقوق فطری طور پر مردوں اور عورتوں کے درمیان واضح جسمانی فرق کے مطابق ہوتے ہیں اور فطری صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہیں۔ یہ مساوات کے لیے ایک دھوکہ ہو گا اگر خواتین کو زندگی کے ہر شعبے میں برابری کی سطح پر ہونا پڑے اور پھر بچے پیدا کرے اور ان کی پرورش کرنے۔ صنعتی انتظام میں اسے "افرادی قوت کے وسائل کی عقلی تعیناتی" کہا جاتا ہے۔

ایک مسلم خاندان میں، یہ صرف صحیح کام کے لیے صحیح فرد ہے۔ شوہر کی سب سے بڑی ذمہ داری خاندان کی تمام معاشی اور مادی ضروریات کو پورا کرنا ہے، اس طرح بیوی کے واضح طور پر بیان کردہ حق کو پورا کرنا ہے۔ کسی بھی طرح سے خود کو مالی تعاون کرنے پر مجبور کیے بغیر چاہے وہ آزادانہ طور پر کتنی ہی امیر کیوں نہ ہو، شوہر خاندان کا سربراہ ہے اور یہ اسلامی لحاظ سے بالکل بجا طور پر حق سے زیادہ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ وہ اس ذمہ داری کے لیے زیادہ موزوں ہے، لیکن ٹیم کا اعلیٰ رکن نہیں ہے۔ اور اس کے افعال اس کی طاقت اور اہلیت کے مطابق ہیں۔ اس کی بہت سی ذمہ داریاں خاندان سے باہر ہوتی ہیں، معاشرے میں ملازمت کے علاوہ اسے باقی معاشرے کے ساتھ خاندان کے تعلقات کو بھی دیکھنا ہوتا ہے۔ تعلیم، کاروبار، صحت، سماجی خدمت، رہائش وغیرہ خاندان کے نظم وضبط کا ذمہ دار باپ ہے، لیکن ذمہ داری زیادہ تر ماں کو سونپی جاتی ہے۔ بیوی کی اہم ذمہ داری خاص طور پر خاندان کی اندرونی تنظیم سے متعلق ہے۔ اسلام کی روحانی اور سماجی اقدار کے ساتھ پیار اور وابستگی کے ماحول میں بچوں کی تربیت کرنا اور تعلیم دینا اسکی ذمہ داری ہے لیکن امتیازی طور پر نہیں۔ باپ اشیاء اور عمل کا عمومی منصوبہ فراہم کر سکتا ہے، لیکن ماں ہی ہے جو بچوں کے ذہن اور شخصیتوں کی تشکیل اور نشوونما کرتی ہے، ایک گھر بناتی ہے، اور ایک اسلامی پناہ گاہ فراہم کرتی ہے والد اور اولاد کی حفاظت، امن اور وفاداری کے لئے۔

ماں بلاشبہ ایک مرکزی محور ہے جس کے گرد خاندانی تعلقات کا سارا دائرہ گھومتا ہے اور اس کا بلاشبہ ایک اہم کردار ہے جو مردوں کی فطری صلاحیتوں اور رجحانات سے بالاتر ہے۔ بچے بھی مخصوص کردار اور واضح ذمہ داریاں رکھتے ہیں اور وہ اپنے بالغ کرداروں کو بغیر کسی الجھن کے سیکھنے کے علاوہ، اسلامی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے یورپ اور شمالی امریکہ میں دو ثقافتوں کے درمیان ترجمان اور روابط کا کام کرتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں مسلم خواتین کو اپنے کردار سے لطف اندوز ہونے کی ضرورت ہے، جو کہ ان کے شوہروں سے مختلف ہے، لیکن اسکی اہمیت برابر ہوتی ہے۔ وہ خاندانی استحکام میں اپنے تعاون کی اہمیت کو کم نہیں سمجھتیں۔ وہ اپنی حیثیت پر فخر کرتی ہیں اور اپنے حقوق کا علم رکھتی ہیں۔

مسلم خواتین کے مخصوص حقوق

مغرب میں مقبول رائے کے برعکس، اسلام میں خواتین کو مخصوص حقوق کی ایک وسیع رینج ہے جن میں شامل ہیں؛

(i) روحانی

(ii) فکری

(iii) سماجی

(iv)اقتصادی

(v)سیاسی پہلو

یہ حقوق خواتین کو خدا کی طرف سے عطا کیے گئے ہیں، جو قرآن کی بے پایاں اور منفرد حکمت کے ذریعے محفوظ ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ نمونہ سے قائم ہیں۔ خواتین کو یہ حقوق چودہ سو سال پہلے عطا کیے گئے تھے وہ خواتین کی آزادی کی تحریک کے مطالبات کے لیے رعایتوں کی تلقین نہیں کر رہی تھیں اور نہ ہی کسی غیر معمولی احتجاج کا ردعمل تھا۔ اسلام میں عورت کا سب سے بنیادی حق یہ ہے کہ اسے ان حقوق کے طور پر تسلیم کیا جائے جس کے لیے اسے کبھی لڑنے کی ضرورت نا ہو۔

روحانی پاکیزگی

اسلام اصل گناہ کے تصور کو قبول نہیں کرتا اور عورتوں کو آدم کی پہلی غلطی کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاتا۔ دونوں خدا کی نافرمانی میں مشترکہ طور پر غلط تھے۔ دونوں نے توبہ کی اور دونوں کو معاف کر دیا گیا۔ مذہبی نماز (نماز) کے لحاظ سے۔ چکھنا (صوم)، غریب واجبات (زکوٰۃ)۔ اور حج (حج) خواتین کے بھی یکساں فرائض ہیں اور ان کو انجام دینے پر ان سے وہی انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تاہم، خواتین کے لیے مخصوص جسمانی حالتوں کے حوالے سے ہمدردی کے ساتھ، خواتین کو ماہواری کے دوران اور ولادت کے چالیس دن بعد نماز اور روزے سے مستثنیٰ ہے۔

فکری ترقی

نہ صرف خواتین کو مکمل فکری نشوونما کا حق حاصل ہے بلکہ مردوں کے ساتھ ساتھ ان پر بھی علم حاصل کرنا فرض ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" اسلام عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی سیکھنے، سمجھنے، سکھانے اور فکری ترقی کی صلاحیتوں کا سہرا دیتا ہے۔ یہ جو علم تخلیق کرتا ہے وہ خدا کے بارے میں زیادہ باشعور بننے اور ان کرداروں کو انجام دینے کے لیے ضروری ہے جو ماں یا باپ کے طور پر یا گھریلو یا معاشی طور پر تفویض کیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کا مطلب یہ لیا جا سکے کہ مسلمان لڑکیوں یا عورتوں کو ان کی ذہانت، قابلیت، فطری جھکاؤ اور اہلیت سے متعلق تعلیم حاصل کرنے کا مسلمان لڑکوں یا مردوں سے کم حق حاصل ہے۔ پلے اسکول سے یونیورسٹی تک، کے جی لیول سے لے کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تک شمالی امریکہ میں مسلم کمیونٹی کے اندر مسلم لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد جو ہائی اسکول کی سطح سے آگے اپنی تعلیم جاری رکھتی ہیں، ان کو یقینی طور پر یونیورسٹی، کالج، اور پیشہ ورانہ تربیتی کورسز کی تعلیم حاصل کرنے اور تیاری کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس بات کا کوئی قابل ذکر ثبوت نہیں ہے کہ شمالی امریکہ، یورپ اور مسلم ممالک میں مسلمان والدین اپنی بیٹیوں کے بجائے اپنے بیٹوں کی تعلیم کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو کیریئر میں انتخاب کی یکساں آزادی دیتے ہیں جو کہ وہ بالغ زندگی میں یکساں طور پر اہم لیکن بنیادی طور پر مختلف بنیادی کردار ادا کریں گے۔

سماجی حیثیت

اسلامی تعلیم ترقی کے تمام مراحل میں خواتین کی خاص طور پر حفاظت کرتی ہے۔ تاہم، معاشرے میں خواتین سے متعلق سب سے زیادہ عام غلط فہمیاں شادی اور طلاق کے بارے میں ہیں۔

ا۔(UQD) شادی کا معاہدہ

مشہور افسانے کے برعکس، لیکن سختی سے مسلم قانون کے مطابق مسلم خواتین کو ان کی ذاتی رضامندی کے بغیر یا مذاکرات کے ابتدائی مرحلے میں مشورہ کیے بغیر شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ایک خوبصورت نوجوان لڑکی کو کسی ظالم، امیر آدمی سے شادی کرنے پر مجبور کرنے کی خیالی تصویر، جسے اس کے والدین نے چنا ہے، ایک پریوں کی کہانی کا "پلاٹ" ہے۔ اور ایسا ہی ہے۔ تاہم یہ بالکل درست ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق،

انہیں اپنے بچوں کے لیے ایک موزوں ساتھی کی تلاش کرنی چاہیے اور ایک دانشمندانہ فیصلے کی طرف رہنمائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاہم، حتمی فیصلہ لڑکے اور لڑکی کے پاس رہتا ہے، کیونکہ اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ شادی سے پہلے دونوں ساتھیوں کو ایک دوسرے کو دیکھنا اور جاننا چاہیے اسکے بعد اپنا حتمی فیصلہ دیں۔ تبادلہ خیال اور گفت وشنید دونوں والدین طے کرتے ہیں اور ممکنہ دلہن کے جہیز کے بارے میں شوہر اور بیوی کے درمیان اتفاق، مجوزہ شادی سے متعلق ملاقاتیں اور بات چیت ہو سکتی ہے۔ اسلام میں جہیز (مہر) نہیں ہے، جیسا کہ بعض دوسری ثقافتوں میں دلہن کے لیے ایک قیمت ہوتی ہے۔ یہ ایک تحفہ ہے جو شوہر کی طرف سے بیوی کو اس کی ازدواجی زندگی کے آغاز میں اس کے خصوصی استعمال کے لیے دیا جاتا ہے۔ یہ رقم، جائیداد یا زیورات وغیرہ کی شکل اختیار کر سکتی ہے، اور شوہر کے ذرائع کے مطابق ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جب ایک لڑکا یا لڑکی شادی کر رہے ہوتے ہیں تو وہ ایک وسیع خاندان میں شادی کر رہے ہوتے ہیں۔ والدین اور نوجوان جوڑا، دونوں کا مشترکہ معاہدہ عام طور پر 'سسرال' سے منسلک تناؤ اور تنازعات کے امکانات کو ختم کرتا ہے۔ نوجوان شادی شدہ جوڑوے کی رازداری کو یقینی بنایا جاتا ہے اور ان کی آزادی پر کبھی تجاوز نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اسلام میں شادی ایک خاندان کو بڑھاتی ہے، یہ ٹکڑوں میں نہیں ہوتی۔

۲۔(TALLAQ) طلاق

اسلامی تعلیم طلاق کی تعدد کو سختی سے مسترد کرتی ہے، لیکن ازدواجی حالات کی موجودگی کو تسلیم کرتی ہے جو ناقابل مصالحت ہیں اور ایسی صورتوں میں طلاق کے لیے ایسی شرائط طے کرتی ہیں جو بیوی کی حفاظت کرتی ہیں اور مجموعی طور پر خاندان کو کم سے کم نقصان پہنچاتی ہیں۔ طلاق کی پہل شوہر کے ہاتھ میں ہے، یہاں تک کہ شوہر سے ناپسندیدگی کی درخواست پر بیوی بھی طلاق لے سکتی ہے، ایک عورت قانونی عمل سے گزرے بغیر اپنے شوہر کو طلاق دینے کا حق بھی حاصل کر سکتی ہے اگر شادی کا معاہدہ جو انہیں پابند کرتا ہے اس معاہدے پر اس ہنگامی صورتحال کے لیے مخصوص الاؤنس دیا گیا ہے۔

تمام معاملات میں، مفاہمت پر زور دیا جاتا ہے، جس میں دو توسیعی خاندانوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ صلح کا یہ فریم ورک اور طلاق کا طریقہ کار اسلامی معاشرے میں چودہ صدیوں سے برقرار ہے۔ اسلام میں طلاق ایک خاندانی معاملہ ہے۔

یہ پیچیدہ طریقہ کار اور ناپسندیدہ تشہیر سے پاک ہے، اور اس میں قومی اتھل پتھل کے اسکینڈل کا باعث بننے کا امکان نہیں ہے، جیسا کہ مغربی معاشرے میں اکثر پریشان کن ہوتا ہے۔

پر حقائق کے ذریعہ شمالی امریکہ کے ذریعہ شائع کیا گیا۔ ۱۹۸۱، NY ۱۰۰۱۶ فائل ۴۶۰ پارک ایونیو نیویارک،

مسلم پاپ کی تفصیلات کے لیے، ایم ایم احسن، اسلام فیتھ اینڈ پریکٹس، اسلامی پایا۔ ۱۹۷۶، ضمیمہ۔ ۲

ورلڈ مسلم گزٹیئر، امہ پبلشنگ ہاؤس، کراچی، ۱۹۷۵۔

Park Ave. New York, NY ۱۰۰/۶. ۱۹۸۳. عالمی مذاہب، بذریعہ جیفری پیرینڈر، صفحہ ۴۶۴۔ [شمالی امریکہ میں شائع ہوا۔ فائل پر حقائق کی طرف سے. ۳۴۶۰

اقتصادی پہلو

ا۔ ملکیت

مسلمان عورت کے بنیادی حقوق میں سے ایک آزاد ملکیت کا حق ہے۔ اسلامی قانون میں، عورت کے اپنے پیسے، زمین، جائیداد، اور دیگر قابل تبادلہ اثاثوں پر حق کو بلاشبہ تسلیم کیا گیا ہے اور شادی کے ذریعے اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ حق شادی سے پہلے اس کے پاس ہونے والی جائیداد اور دولت اور شادی کے بعد حاصل کی جانے والی دیگر املاک پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔

ب۔ لین دین

قانونی طور پر، مسلم خواتین اپنی جائیدادوں کو خریدنے، بیچنے، تبادلہ کرنے، رہن رکھنے، یا اپنی جائیداد کا مکمل یا کچھ حصہ آزادانہ طور پر لیز پر دینے کے لیے بالکل آزاد ہیں۔ عورت کی پوری ذاتی اور نجی آمدنی، منافع، کرایہ، سرمائے میں اضافہ، کاروبار وغیرہ، مکمل طور پر اس کی ملکیت ہیں اور جب تک یہ اس کی اپنی ذاتی خواہش نہ ہو، اسے گھر کی دیکھ بھال میں "جذب" نہیں کیا جاسکتا یا اس سے متعلقہ عمومی اخراجات کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ شوہر کی واحد ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو گھر، تعلیم اور بہبود فراہم کرے۔

ظاہر ہے کہ اسلامی شادی میں محبت کی بنیاد پر ایک امیر بیوی اپنی دولت کو استعمال کرنے پر مائل ہو گی اگر شوہر راضی ہو، عام طور پر پورے خاندان کے لیے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لیے۔ ہم بات یہ ہے کہ عورت کے پاس فیصلہ کرنے کا حق ہے اور شوہر کے پاس قانون کے تحت اس کی ملکیت پر کوئی حق نہیں ہے۔ اسی طرح وہ کوئی بھی تحفے، جو وہ اپنی بیوی کو دے چکا ہے چاہے وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں، واپس نہیں لے سکتا۔ وہ بیوی کی ملکیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

وراثت

ایک عورت کا حق وراثت پر اسی طرح بالکل غیر متنازع اور محفوظ ہے جیسا کہ اس کی ملکیت کا حق ہے۔ اور یہ حق اسلامی قانون (شریعہ) میں بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

عام رواج کے مطابق، عورت کا حصہ مرد کے حصے کا نصف ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت مرد کے مقابلے میں صرف نصف ہے (مغرب میں ایک مقبول، لیکن مجموعی طور پر غلط تشریح پھیلائی گئی ہے)، والدین کی جائیداد کی یہ تقسیم کافی منصفانہ طور پر وراثت میں ملنے والے معاشی وسائل کو براہ راست مختص کرتی ہے۔ اقتصادی ذمہ داریوں سے متعلق ایک عورت کی دولت، جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے بلاشبہ اس کی اپنی ہے، کہ وہ اپنے سماجی تحفظ کے لیے اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرے یا جمع کرے۔ اسلامی معاشرے میں مرد اپنی بیوی اور بچوں کی کفالت کا مکمل طور پر ذمہ دار ہے، اور ضرورت مند رشتہ داروں، خاص طور پر خواتین - بیوہ، غیر شادی شدہ بہنیں، بوڑھے والدین وغیرہ سے متعلق معاشی ذمہ داریاں بھی اس پر عائد ہوتی ہیں۔

اسلام کا تعارف از محمد حمید اللہ، صفحہ ۱۳۷

روزگار

اسلام میں کسی فرمان کی بناپر عورت کو سماج میں ملازمت قبول کرنے سے روکا نہیں جاتا، خاص طور پر ڈاکٹر، نرس، اساتذہ، انجینئر، بینکر اور دیگر ملازمتیں جو عورت کی مخصوص فطرت، صلاحیت اور استعداد سے مطابقت رکھتی ہیں اور اسلام میں عورت کو عزت واحترام سے نوازا جاتا ہے، ان کے ساتھ کسی طرح کا تضاد نہیں ہوتا۔ البتہ، مسلمان عورتوں کی ملازمت کے سوال کو صرف ان کے پرائمری سماجی کردار کے حوالے سے منظم طور پر دیکھا جاسکتا ہے جو خاندان اور سماجی بنیادوں میں بیوی اور ماں کے طور پر ہے، جو اسلام میں اہم اور مقدس تصور کی جاتی ہے۔ دوسرے خلیفہ عمر بن الخطاب نے ایک خاتون، شفاء بنت عبد اللہ کو مدینہ کے دارالحکومت کے بازار کی نگرانی کرنے کے لئے ملازمت دی تھی۔ ابن حجر (عیسی) کے مطابق، اسی خاتون نے حفصہ، پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی "اُم المُومِنین" اور زوجہ سودہ بنت زمعہ کو پڑھنا اور لکھنا سکھایا تھا۔

سیاسی

تاریخ میں درج ہے اور اسلامی تعلیمات میں بھی اس کی تائید کی گئی ہے، مسلم خواتین کو سیاسی حقوق میں مردوں کے ساتھ برابری کا حق حاصل ہے اور انہیں مختلف سیاسی دفاتر کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ ایک عورت کو ووٹ دینے اور سیاسی دفاتر میں رہنے اور قومی اور بین الاقوامی سطح اور عوامی سطح پر شرکت کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس بات کا ادراک کرنا بہت ضروری ہے کہ وہ مسلم خواتین جنہیں ہمیشہ یہ حقوق حاصل رہے ہیں، یقیناً ان سے فائدہ اٹھاتی ہیں، اور انہیں ان کے لیے جدوجہد نہیں کرنی پڑتی، اسلام میں، بہت سی مشہور خواتین نے ریاست کے امور میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔

تمام مسلم ممالک (سوائے سعودی عرب)، شمالی امریکہ، اور یورپ میں، مسلم خواتین عوامی زندگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، وہ مردوں کے شانہ بشانہ، عوامی لیکچرز، کانفرنسوں اور سیمینارز میں شرکت کرتی ہیں اور مجسٹریٹ کے طور پر کام کرتی ہیں اور جیوری وغیرہ پر بیٹھتی ہیں۔ ان کی انتخابات میں شمولیت کی حد مردوں کی طرح، ان کی تربیتی اور تعلیمی سطح کے مطابق تعین کی جاتی ہے۔

نتیجہ

مسلم خواتین کے حقوق اسلامی تاریخ اور قرآن وسنت میں درج ہیں اور مسلمان مردوں پر عائد ذمہ داریوں کو زندگی میں حقیقی بنادیا گیا ہے۔ جمال بدوی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں

اسلام کی تاریخ ساتویں صدی کے اوائل سے زندگی کے تمام شعبوں میں عظیم کارناموں سے مالامال ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ کسی کے لیے اسلامی قانون کے کسی حکم کے ذریعے عورتوں کے ساتھ کسی بھی بدسلوکی کا جواز پیش کیا جائے، اور نہ ہی کوئی اسلامی قانون کے ذریعے خواتین کو دیے گئے واضح قانونی حقوق کو منسوخ کرنے، کم کرنے یا مسخ کرنے کی جرأت کرسکتا ہے۔

پوری تاریخ میں. مسلم خواتین کی ساکھ، عفت اور زچگی کے کردار کو پوری دنیا میں غیر جانبدار مبصرین نے سراہا۔

ضمیمہ

ٹائمز، لندن سے جائزہ۔ پیر، ڈی. ۲۳، ۱۹۷۴

کلفورڈ لانگلی کے ذریعہ

اسلام میں خاندانی زندگی، ایڈ۔ خورشید احمد۔ ڈربی شائر پرنٹ اسٹیشن روڈ کے ذریعہ پرنٹ کیا گیا۔ چیسٹر فیلڈ، ڈربی شائر، انگلینڈ۔ ۱۹۷۹. صفحہ ۱ ۳۷۔

(مذہبی امور کے نامہ نگار) "اسلام خاندان کو مضبوط کرتا ہے)

اگرچہ نام نہاد عیسائی خاندانی زندگی ناقابل برداشت دباؤ میں ہے، اسلامی خاندانی زندگی عصری دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے بہتر انداز میں تیار کی گئی ہے۔ یہ باہمی تعلقات کے بارے میں قواعد کے تفصیلی اور سخت سیٹ پر مبنی ہے۔ لہذا اسلامی خاندان سماجی کنونشنوں اور بچپن سے زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے جو خاندانی زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔

ببلیوگرافی

عنوان	مصنف	پبلیشر	ISBN	کوئی صنف نہیں
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۱	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۱۸۳-۲؛ ۰۸۶۰۳۷-۱۸۴-۰	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۲	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۱۸۷-۵؛ ۰۸۶۰۳۷-۱۸۸-۳	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۳	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۲۰۶-۵؛ ۰۸۶۰۳۷-۲۰۵-۷	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۴	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۲۳۱-۶؛ ۰۸۶۰۳۷-۲۳۰-۸	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۵	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۲۵۵-۳؛ ۰۸۶۰۳۷-۲۵۶-۱	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۶	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۲۹۳-۶؛ ۰۸۶۰۳۷-۲۹۴-۴	قرآن
قرآن کو سمجھنے کی طرف؛والیوم ۷	ابوالاعلیٰ مودودی؛ترجمہ و تدوین ظفر اسحاق انصاری	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یوکے	۰-۸۶۰۳۷-۳۹۰-۸؛ ۰۸۶۰۳۷-۳۸۵-۱	قرآن
محمد-ان کی زندگی ابتدائی ذرائع پر مبنی ہے۔	مارٹن لنگز	اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی اور جارج ایلن اینڈ انون، لندن، یوکے	۰-۴۰-۲۹۷۰۴۲-۳	پیغمبر اسلام، اسلام: تاریخ
اسلام، گلوبلائزیشن اور مابعد جدیدیت	اکبر ایس احمد اور ہیسنگز ڈونن	روٹلیج، لندن۔ برطانیہ	۰-۴۱۵-۰۹۳۶۶X:۰-۴۱۵-۰۹۳۶۷۸	اسلام: حالات حاضرہ
اسلام کی ایک مقبول لغت	ایان رچرڈ نیٹن	این ٹی سی پبلشنگ گروپ، لنکن ووڈ، آئی ایل، امریکہ	۰-۸۴۴۲-۰۴۲۲-۶	اسلام
امریکہ اور یورپ میں مغرب کی اسلامی تحریکوں میں اللہ	گیلس کیپل کا ترجمہ سوسن ملنر نے کیا	سٹینفورڈ یونیورسٹی پریس. سٹینفورڈ، CA. امریکا	۰-۸۰۴۷-۲۷۵۱-۱۰۸۰۴۷-۲۷۵۳-۸	اسلام: حالات حاضرہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی	محمد حسین ہیکل، ترجمہ اسماعیل الفارقی	اسلامک بک ٹرسٹ۔ کوالالپور ملائشیا	N/A	پیغمبر محمد، اسلام: تاریخ

کمال کی زندگی (رسول اللہ کی شمائل)	عابد اللہ غازی	IQRA، Skokie، IL، USA	۲-۲۰۳-۵۶۳۱۶-۱	پیغمبر اسلام، اسلام: تاریخ
قرآنی خطاطی کا خزانہ	مدینہ الحکمت میں بیت الحکمت	ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی، پاکستان	N/A	اسلام: تاریخ؛ فنون
"سیرت رسول اللہ" ترجمہ: 'حیات محمدی'	ابن اسحاق کا ترجمہ الفریڈ گیلوم نے کیا۔	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، پاکستان	۰-۱۹-۶۳۶۰۳۳۱	نبی محمد، اسلام: مورخ
سو عظیم مسلمان	خواجہ جمیل احمد لائبریری آف اسلام۔ ڈیس	لائبریری آف اسلام۔ ڈیس پلینز USA، IL	۷-۱۶-۹۳۳۵۱۱-۰	اسلام: تاریخ
اسلامی بحالی کی سیاست - مغربی نظروں سے	احمد بن یوسف اور احمد ابو الحسین	یونائیٹڈ ایسوسی ایشن فار اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، انکارپوریشن، این اسپرنگ فیلڈ، USA، VA	۲-۰۰-۸۸۲۶۶۹-۱	اسلام؛ سیاست
اسلام اور ویسٹ	برنارڈ لیوس	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نیویارک، امریکہ	۲-۱۹-۵۰۷۶۱۹-۰	اسلام: کرنٹ افیئر
وہ الفاظ جو دنیا کو حرکت دیتے ہیں (رہنمائی، قرآن کا مطالعہ کیسے کریں)	قاضی اشفاق احمد	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یو کے	۸-۲۹۲-۸۶۰۳۷-۰	قرآن: قرآنی علوم
اسلام میں خواتین: ایک تقابلی مطالعہ	عبد اللہ اور سیف حاتمی	اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، لاہور، پاکستان	N/A	اسلام، خواتین
اساتذہ، آجروں، کمیونٹی کے لیے مسلم گائیڈ	مصطفیٰ یوسف میک ڈرموٹ، اور محمد مناظر احسن	اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یو کے	۰-۸۶۰۳۷-۰۵۷۷-۰:۰-۵-۰۶۱-۸۶۰۳۷	اسلام؛ حالات حاضرہ؛ مسلم اسٹڈیز
محمد آخری رسول	نذیر احمد صدیقی	شوع پبلیکیشنز، کراچی، پاکستان		پیغمبر اسلام، اسلام: تاریخ
اسلامی تاریخ کی تاریخ ۱۰۰۰-۵۷ عیسوی	H.U. رحمان	ٹا-ہا پبلشرز لاڈ، لندن، یو کے دی اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، یو کے	۱-۸۹۷۹۴۰-۸۱۵،۱-X۸۹۷۹۴۰-۳۶	اسلام، تاریخ
سوڈان: عیسائی ڈیزائن	محمد احمد حسن مکی	اسلام ڈیس طیاروں کی لائبریری، I. USA	X-۰-۸۶۰۳۷-۱۹۳	سیاست، حالات حاضرہ
محسن اعظم اور محسنین ترجمہ: احسان کرنے والا	فقیر سید وحید الدین مترجم: فیض احمد فیض	لائبریری آف اسلام۔ ڈیس پلینز، USA، IL	۰-۹۳۳۵۱۱-۰۹-۴	پیغمبر اسلام، اسلام: تاریخ
اسلام، مسلمان اور میڈیا کی خرافات اور حقیقتیں۔	محمد احمد اللہ صدیقی۔	NAAMPS پبلیکیشنز، شکاگو، USA، IL	۰-۹۶۴۱۶۲۴-۱-۵	سیاست، حالات حاضرہ

تاریخ سے اسباق: ماضی کے مظاہر، حال	ڈاکٹر اسرار احمد	مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، پاکستان	N/A	اسلام، تاریخ
خدا کے ننانوے خوبصورت نام (المقصد الاعلیٰ	الغزل (ترجمہ ڈیوڈ بی برل، اور داہر نازیہ)	اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی، کیمبرج، یوکے	۰-۹۴۶۶۲۱-۳۱-۴	قرآنی علوم
اسلام میں صنفی مساوات کے بنیادی اصول	جمال بدوی	امریکن ٹرسٹ پبلیکیشنز، پلین فیلڈ، USA،IN	۰-۸۹۲۵۹-۱۵۹-۵	خواتین
اس میں سب سے زیادہ بااثر افراد کی ۱۰۰-A درجہ بندی	مائیکل ایچ ہارٹ	سیٹاڈل پریس، کیرول پبلشنگ، USA،NY	۰-۸۰۶۵-۱۰۵۷-۹	تاریخ
جدید ہندوستان میں خواتین	جیر الڈائن فوربس	کیمبرج یونیورسٹی پریس، یوکے	۰-۵۲۱-۶۵۳۷۷-۰	خواتین؛ تاریخ، ہندوستان
مغربی غلبہ اور سیاسی اسلام: چیلنج	خالد بن سعید	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، پاکستان	۰-۱۹-۵۷۷۴۷۰-۱	اسلام: سیاست
مغل ہندوستان اور وسطی ایشیا	رچرڈ سی فولٹز	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، پاکستان	۰-۱۹-۵۷۷۷۸۲-۴	تاریخ: ایشیا
مسلم فیملی لا میں خواتین	John L Esposito	Syracuse University Press، Syracuse، NY، USA	۰-۸۱۵۶-۲۲۷۸-۳	خواتین: اسلامی قانون
انڈیا	سٹینلے وولپرٹ	یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس، برکلے اور ایل اے، سی اے، امریکہ	۰-۵۲۰-۰۷۷۸۳-۰	تاریخ؛ ایشیا
عقیدہ سے پرے تبدیل شدہ لوگوں کے درمیان اسلامی سیر	VS نائپول	ونٹیج کتب، USA،NY	۰-۳۷۵-۷۰۶۴۸-۸	اسلام؛ حالات حاضرہ
اہل ایمان کے درمیان۔ ایک اسلامی سفر	VS نائپول	ونٹیج کتب، USA،NY	۰-۳۹۴-۷۱۱۹۵-۵	اسلام؛ حالات حاضرہ
طالبان: عسکریت پسند اسلام، وسطی ایشیا میں تیل اور بنیاد پرستی	احمد رشید	ییل یونیورسٹی پریس، لندن، برطانیہ	۰-۳۰۰-۰۸۹۰۲-۳	اسلام: سیاست: تاریخ
عرب آنکھوں کے ذریعے صلیبی جنگیں	امین معلوف	شوکن بوکس، USA،NY	۰-۸۰۵۲-۰۸۹۸-۴	تاریخ: مشرق وسطیٰ
پاکستان میں آئین پرستی کا افسانہ	ذوالفقار خالد ملوکا	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، پاکستان	۰-۱۹-۵۷۷۵۷۲-۴	پاکستان؛ سیاست؛ تاریخ
پاکستان میں ریاست، معاشرہ اور جمہوری تبدیلی	رسول بخش رئیس	آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، پاکستان	X-۰-۱۹-۵۷۷۷۵۹	پاکستان؛ سیاست؛ تاریخ
اسلام کو سمجھنا۔ مسلم دنیا کا تعارف	Thomas W Lippman	USA،Mentor NY	۰-۴۵۱-۶۲۷۶۰-۱	اسلام، مسلم اسٹڈیز

قرآن وسنت پر ایمان کے عمومی نسخے	عبدالرحمٰن عبدالخالق	کوآپریٹو آفس برائے کال اینڈ گائیڈنس، سعودی عرب	N/A	قرآن؛ حضرت محمد ﷺ: مسلم اسٹڈیز
سنت کی اتھارٹی	جسٹس محمد تقی عثمانی	کتاب بھون، نئی دہلی، بھارت	۵-۱۳۲-۷۱۵۱-۸۱	حضرت محمد ﷺ: مسلم اسٹڈیز
خلیل جبران ان کی زندگی اور دنیا	جین اور خلیل جبران	نیویارک گرافک سوسائٹی لاڈ، بوسٹن، ایم اے، امریکہ	۲-۰۵۱۰-۸۲۱۲-۰	سیرت
سائمن اینڈ شسٹر ہینڈ بک برائے مصنفین، دوسرا ایڈیشن	Lynn Quitman	Troyka Prentice Hall، USA،NJ	۴-۸۰۹۴۷۶-۱۳-۰	حوالہ
پاکستان ۱۹۹۲	چارلس ایچ کینیڈی	ویسٹ ویو پریس، انکارپوریٹڈ، بولڈر، USA،CO اور پاک بک کارپوریشن لاہور، پاکستان	۶-۰۴-۸۱۳۳-۹۶۹	پاکستان: کرنٹ افیئرز
پاکستان ۱۹۹۵	چارلس ایچ کینیڈی اور رسول بخش رئیس	Westview Press, Inc., Boulder, CO, USA & Pak Book Corp., Lahore, Pakistan	۰-۸۱۳۳-۸۷۲۸-۰	پاکستان: کرنٹ افیئرز
پاکستان: ۱۹۹۷	چارلس ایچ کینیڈی اور کریگ بیکسٹر	ویسٹ ویو پریس، انکارپوریشن، بولڈر، USA،CO اور پاک بک کارپوریشن لاہور، پاکستان	۲-۲۹۷۵-۰۸۱۳۳	پاکستان کرنٹ افیئرز

مصنف کے بارے میں

جناب فخر صدیقی ۱۹۲۳ میں حیدر آباد (دکن) ہندوستان میں پیدا ہوئے جہاں سے انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئر کے طور پر گریجویشن کیا۔ اس نے اپنے کیریئر کا آغاز ریاست حیدر آباد کے تاریخی تحفظ کے محکمے کے سہولت نگران کے طور پر کیا۔ اس کے بعد وہ ۱۹۴۹ میں پاکستان چلے گئے اور پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PIDC) اور واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (WAPDA) میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہونے کے باوجود جناب صدیقی کو سیاست اور تاریخ بالخصوص اسلامی تاریخ سے زندگی بھر جنون تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد، اس نے اپنے شوق کو آگے بڑھانے کے لیے خود کو وقف کر دیا، جہاں وہ بالآخر امریکہ چلے گئے اور اپنا وقت اسلامی سیاسی تاریخ کے وسیع مطالعہ میں گزارا۔ ان کا انتقال ۲۰۰۱ میں ہوا، اور ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ، بچے، نواسے اور نواسے نواسیاں ہیں، جن میں سے سبھی شمالی امریکہ میں رہتے ہیں۔